REGD No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ

یوم شنبہ

۱۲ جمادی الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۸/۱۳ ‖ ۱۴ نبوت ۱۳۳۸ھش ‖ ۱۴ نومبر ۱۹۵۹ء ‖ نمبر ۲۶۹

"پاکستان اور ترکیہ کے تحفظ کا انحصار ایران کے تحفظ پر ہے" (فیلڈ مارشل)

مشہد کے آستانِ رضوی کیلئے صدر پاکستان کی طرف سے ۵ ہزار ریال کا عطیہ

تہران ۱۳ نومبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے یہاں کہا ہے کہ فوجی نقطۂ نگاہ سے پاکستان اور ترکیہ کے تحفظ کا انحصار ایران کے تحفظ پر ہے لہٰذا دوست اور ہمسایہ ہونے کی حیثیت سے پاکستان اور ترکیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایران کی سالمیت برقرار رکھنے کی پوری کوشش کریں۔ صدر پاکستان پرسوں دوپہر اس لنچ میں تقریر کر رہے تھے جو ایرانی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل ہدایت کی طرف سے ان کے اعزاز میں امجدیہ میں دیا گیا تھا۔ یہ جگہ طہران سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور ایرانی فوج نے کل وہیں مشقیں کی تھیں۔ اس موقعہ پر شہنشاہ ایران بھی صدر پاکستان کے ہمراہ تھے۔

اس سے پیشتر جنرل ہدایت نے صدر پاکستان کا استقبال کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایران کی شاہی فوج کو صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کا استقبال کرتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے جو ایک دوست ملک کے سربراہ اور ایک فرض شناس سپاہی بھی ہیں۔

صدر پاکستان نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ پاکستانی عوام اور خاص طور پر پاکستان کی مسلح فوجیں بخوبی جانتی ہیں کہ ایران کے دفاع کو کتنی اہمیت حاصل ہے۔ فوجی زاویہ نگاہ سے پاکستان اور ترکیہ کی حفاظت کا انحصار ایران کے تحفظ پر ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم برادر ملک کی حیثیت سے ایران کی سالمیت کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کریں۔ (باقی صلا پر)

گندم کے متعلق پاکستان اور امریکہ کا مجوزہ معاہدہ

کراچی ۱۳ نومبر۔ پاکستان کے لئے امریکی گندم کی فراہمی کے سلسلہ میں سمجھوتے کی تفصیلات طے کرنے کے لئے دونوں ملکوں کے درمیان کراچی اور واشنگٹن میں بات چیت جاری ہے توقع ہے اس سمجھوتے پر ایک ہفتے کے اندر دستخط ہو جائیں گے۔

. . . . .

دونوں حکومتیں اصولی طور پر اس سمجھوتے پر متفق ہو چکی ہیں جس سے پاکستان اپنی غذائی پالیسی میں بنیادی تبدیلیاں کر سکے گا۔ یاد رہے وزیر خوراک نے اپنی پریس کانفرنس میں اس امکان کا اظہار کیا تھا کم از کم مغربی پاکستان میں گندم کا راشن مکمل یا جزوی طور پر ختم کر دیا جائے گا۔

امریکہ چاند پر راکٹ پھینکے گا

واشنگٹن ۱۳ نومبر باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق امریکی سائنسدان نومبر کے آخر میں ایک ایسا راکٹ چھوڑنے کی تیاری کر رہے ہیں جو چاند کے مدار میں گردش کرے گا۔ ان ذرائع نے بتایا کہ اگر یہ کوشش کامیاب رہی تو دسمبر کے مہینہ میں زہرہ کی طرف بھی ایک راکٹ پھینکا جائے گا۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر طبیعت بہتر رہی اِس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۳ نومبر۔ بوقت دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احبابِ جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت دس بجے صبح۔ ربوہ ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۳ نومبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ درد کی تکلیف ہو جاتی ہے احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

چین سے سرحدی جھگڑے کے سلسلے میں بھارت جوابی تجاویز پیش کرے گا

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ سرحدی تنازعہ کے متعلق کمیونسٹ چین نے حال ہی میں بھارت کو جو مراسلہ بھیجا ہے توقع ہے کہ پنڈت نہرو کی طرف سے اس کا جواب کل یا پرسوں پیکنگ بھیج دیا جائے گا۔ چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے اپنے مراسلہ میں دو اہم تجاویز پیش کی تھیں کہ فریقین تنازعہ علاقے سے اپنی فوجیں بارہ بارہ میل پیچھے ہٹالیں اور سرحدی تنازعہ کے تصفیہ کے لئے دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم فوری ملاقات کریں۔

باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق پنڈت نہرو جوابی مراسلہ میں ان دونوں تجاویز کا بطور خاص ذکر کریں گے ان حلقوں نے رائے ظاہر کی کہ یہ جواب بہت محتاط لب و لہجہ میں دیا جائیگا۔ اور چینی وزیر اعظم کی پیشکش کو یکسر مسترد نہیں کیا جائے گا۔ اگرچہ فوجی وجوہ کی بناء پر بھارت کے لئے چینی تجاویز کو جوں کا توں قبول کر لینا تو ممکن نہیں لیکن عین ممکن ہے۔ کہ بھارت سرحدی تنازعات کے سلسلے میں ٹھوس جوابی تجاویز پیش کرے۔

برفباری سے تبت کے راستے بند ہوگئے

الموڑہ ۱۳ نومبر۔ اتر پردیش کے ضلع الموڑہ سے مغربی تبت کو جانے والے بڑے بڑے درے موسم سرما کی پہلی شدید برفباری کے باعث بند ہوگئے ہیں اور اب صرف نیپال کی سرحد کے قریب سترہ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع درہ لیکھ کھلا ہے۔ جس سے تبت جانے والے بھارتی تاجروں کی آخری ٹولی اپنے وطن واپس آرہی ہے۔

سنٹو کی بحری مشقیں

انقرہ ۱۳ نومبر سنٹو کی متحدہ فوجی منصوبہ بندی کمیٹی کی طرف سے پاکستان نے بحریہ کی جن مشقوں کی سکیم تیار کی ہے، وہ ۱۶ سے ۲۷ نومبر تک جاری رہیں گی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر ...

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۴؍نومبر ۱۹۵۹ء

چھبیسواں سنگِ میل

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے پچیس سال پورے ہو چکے ہیں اور اب چھبیسواں سال شروع ہو رہا ہے قوموں کی زندگی میں پچیس سال کی عمر کوئی بہت بڑی عمر نہیں ہوتی اور نہ ہی اتنے مختصر سے عرصہ میں یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ کوئی بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی جائے۔ شاید اتنے مختصر عرصہ کو بچپن ہی قرار دیا جائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ بچپن میں کسی عظیم الشان کارنامہ کی توقع وابستہ نہیں کی جاتی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید نے اتنے مختصر سے عرصہ میں جس قدر عظیم کامیابی حاصل کی ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ کہتے ہیں کہ بچے کے پاؤں پالنے میں ہی نظر آ جاتے ہیں۔ اسلئے جس تحریک کا بچپن ایسا تابناک ہے۔ اس کی جوانی کس قدر خوش آئند ہوگی۔

احمدی غریب ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں دل کا غنی بنایا ہے۔ ان کی قربانیاں دنیا کی نظر میں حقیر سہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی بڑی عظمت ہے۔ اس نے ان حقیر قربانیوں میں ایسی برکت ڈالی کہ دنیا انگشت بدنداں ہے۔ ایک غریب جماعت ساری دُنیا میں اسلام کو پھیلانے کا بار اپنے کاندھوں پر رکھتی ہے۔ انہیں ایک ہی لگن ہے اور ایک ہی جنون ہے کہ کسی طرح شریعت اسلامیہ کو دنیا بھر میں رائج کر دیا جائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا جائے۔ تا ان پر دُنیا کی ہر نسل اور ہر رنگ کے انسان درود بھیجیں۔ اس سلسلہ میں ان کی قربانیاں حقیر سہی اور ان کے چندے محدود لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کا یہ کام اتنا پسند آیا کہ اس نے خود ان کی نصرت فرمائی۔ اور آج جب کہ تحریک جدید کو شروع ہوئے صرف پچیس برس گذرے ہیں۔ دیس دیس میں اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ اور لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی قبول کر رہے ہیں۔ اس مختصر سے عرصہ میں ۲۵۵ مساجد تعمیر کی گئیں ۳۵ مدارس کھولے گئے۔ بارہ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کئے گئے اور دس اخبارات اسلام کی تبلیغ کے لئے جاری کئے گئے۔ اور ہزاروں سعید روحیں حلقہ بگوش اسلام ہوئیں۔ اتنی حیرت انگیز کامیابی جہاں ہمارے سروں کو فخر سے اونچا کر رہی ہے۔ وہاں ہمارے سر اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے اس کا شکر ادا کر رہے ہیں کہ ہم کیا ہیں اور ہماری وقعت کیا ہے۔ لیکن اس نے جو کام ہم سے لیا وہ اس کی ذرہ نوازی ہے۔ اور ہم اس کے لئے شکر گذار ہیں۔

اب چھبیسویں سال کا آغاز ہو رہا ہے۔ ہماری گذشتہ پچیس سال کی مساعی کا نتیجہ اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت ہمارے سامنے ہے۔ آج ہمارے دل مسرت سے لبریز ہیں۔ پس ہمیں اپنی قربانیوں کے تسلسل کو برقرار رکھنا چاہیئے۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر تحریک جدید میں حصہ لیں۔ یہ وہ بابرکت تحریک ہے۔ جس سے اسلام کی اشاعت کا کام وابستہ ہے۔ اس نے ایک منزل طے کر لی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی کامیابی حاصل کی ہے۔ اسلئے ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے چندوں کو بڑھائیں تا خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کر سکیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"پس ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت کا فرض ہے کہ اس تحریک میں شامل ہو بلکہ بچوں میں بھی تحریک کی جائے اور رسمی طور پر انہیں اپنے ساتھ شامل کیا جائے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مزید کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ ہر وہ احمدی جس کے دل میں اسلام اور احمدیت کے لئے درد ہے۔ وہ اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہے گا۔ اگر اب تک تحریک جدید میں آپ شامل نہیں ہوئے۔ تو آج ہی ہو جایئے۔ اور اگر پہلے سے شامل ہیں۔ تو اپنے نئے سال کا وعدہ اضافہ کے ساتھ لکھوایئے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہو۔

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۸ر نومبر کے صفحہ ۲ پر "اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانی کے وعدوں کے ساتھ ہی نقد رقم ادا کرنے کے قابل رشک نمونے" کے زیر عنوان جو فہرست شائع ہوئی ہے وہ دراصل نقد ادا کرنیوالوں کی نہیں ہے بلکہ وعدے کرنیوالے احباب کی فہرست ہے۔ افسوس ہے کہ فرد گذاشت کیوجہ سے عنوان اور عبارت میں غلطی ہو گئی۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

(وکیل المال اوّل)

رسالہ "عید کی قربانیاں" اور حضرت مسیح موعودؑ کا ایک لطیف فتویٰ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

خدا کے فضل سے میرا تصنیف کردہ رسالہ "**عید کی قربانیاں**" شائع ہو گیا ہے جس میں اس مسئلہ کے تمام ضروری پہلوؤں پر پوری بحث آگئی ہے۔ یعنی ان قربانیوں کا **پس منظر**، ان کا **وجوب** ان کی **شرائط** اور ان کی **حکمت** اور امکانی خدشات کا جواب وغیرہ۔ جو دوست یہ رسالہ منگوانا چاہیں۔ وہ نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ سے منگوا سکتے ہیں۔ اس کی اشاعت انشاء اللہ غیر احمدی اصحاب میں بھی مفید ہوگی۔ رسالہ کا حجم ۷۲ صفحے ہے۔

اس رسالہ کی اشاعت کے بعد مجھے مولوی قمر الدین صاحب کے ذریعہ اس مسئلہ کے متعلق ایک حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی مل گیا ہے۔ حضور کی خدمت میں ایک شخص نے خط کے ذریعہ عرض کیا تھا کہ:۔

"میں نے تھوڑی سی رقم ایک قربانی میں حصہ کے طور پر ڈال دی تھی۔ مگر بعد میں دوسرے حصہ داروں نے مخالفت کی وجہ سے مجھے اس حصہ سے خارج کر دیا۔ اگر اب میں یہ رقم قادیان کے مسکین فنڈ میں دے دوں تو کیا میری قربانی ہو جائے گی؟"

اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"قربانی تو قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے۔ مسکین فنڈ میں دینے سے نہیں ہوتی۔ اگر وہ رقم کافی ہے تو ایک بکرا قربانی کر دو۔ اگر کم ہے اور زیادہ کی توفیق نہیں تو اس صورت میں تم پر قربانی دینا فرض نہیں ہے۔" (فتاویٰ احمدیہ ص [illegible])

الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس رسالہ میں بعینہٖ **یہی نکتہ نظر** پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جو اس فتویٰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ اگر کبھی اس رسالہ کے دوسرے ایڈیشن کا موقع آیا۔ تو انشاء اللہ یہ حوالہ بھی شامل کر دیا جائے گا۔ فی الحال دوست اسے اپنے طور پر نوٹ فرما لیں۔ فقط

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ — ۱۱؍نومبر ۱۹۵۹ء

ایک ترقی پسند شاعر کے مصرعہ پر تضمین

"زندگی رقص میں ہے وجد میں ہے جوش میں ہے"
یہ بھی تو دیکھئے بے ہوش ہے یا ہوش میں ہے

وجد میں رقص میں اور جوش میں ہوتا ہے یہی
پا کبھی گلہ میں ہے سر کبھی پاپوش میں ہے

آج چنگ گنگ سے چلّی کے ہوس زاروں تک
آدمی مرقدِ الحاد کی آغوش میں ہے

نیچریّت نے ابھاری ہے جو حیوانیّت
آدمیّت ہے کہ زندانِ تن و توش میں ہے

جشنِ ابلیس کے نقّارے بجانے والو
سُننا! آوازِ اذاں آ رہی پھر گوش میں ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خاندانی منصوبہ بندی

(متفرق اور غیر مرتّب نوٹ)

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی

ذیل میں اس مضمون کے متعلق چند متفرق اور غیر مرتب نوٹ درج کئے جاتے ہیں۔ جنہیں بعد میں مرتّب کرکے اور پھیلا کر اور مدلّل صورت دیکر مضمون کی شکل میں لکھا جائیگا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ مضمون لکھتے وقت مجھے اپنے بعض استدلالات کو بدلنا پڑے یا بعض تشریحات کو نئی صورت دینی پڑے۔ اس لئے اگر کسی دوست کو ان نوٹوں کے متعلق کوئی مشورہ دینا ہو تو خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ مگر ضروری ہے کہ سارے نوٹوں کے پڑھنے کے بعد رائے قائم کی جائے اور درمیان میں رائے قائم کرنے میں جلدی نہ کی جائے۔

(۱) خاندانی منصوبہ بندی یا بالفاظِ دیگر ضبطِ تولید اور عزل کا سوال نہ صرف بہت پرانا ہے بلکہ دنیا کے اکثر ممالک میں وقتاً فوقتاً اٹھتا رہا ہے۔ اس وقت یہ سوال پاکستان میں بھی اٹھا ہوا ہے اور بعض اصحاب اس کی تائید میں اور بعض اس کے خلاف اظہار رائے فرما رہے ہیں۔ اور گو ابھی تک حکومت کی طرف سے اس معاملہ میں کسی تفصیلی سکیم کا اعلان نہیں کیا گیا لیکن امید کی جاتی ہے کہ اگر حکومت نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کُن اقدام اٹھایا بھی تو ایک اسلامی حکومت ہونے کی وجہ سے وہ اس معاملے میں قرآن وحدیث کے ارشادات کو بھی ضرور ملحوظ رکھے گی اور بہرحال اس کا فیصلہ کسی جبری سکیم کی صورت میں نہیں ہوگا (اور غالباً ایسا ہونا ممکن بھی نہیں) بلکہ صرف ضروری اطلاعات مہیّا کرنے اور تربیتی مراکز قائم کرنے اور بعض مخصوص ہسپتال جاری کرنے تک محدود رہے گا۔

(۲) اس سوال کی تہہ میں جو مختلف وقتوں میں اور مختلف ملکوں میں اٹھتا رہا ہے عموماً کئی قسم کے خیالات کارفرما رہے ہیں مثلاً:۔

(الف) ملک میں بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے **جگہ کی کمی**۔

(ب) ملک میں **خوراک کی قلت**۔

(ج) ملک میں بسنے والوں کی عمومی غربت اور ان کے **معیارِ زندگی** کو بلند کرنے کا احساس۔

(د) اولاد کی **بہتر پرورش** کرنے اور انہیں اچھی تعلیم دلانے کی ضرورت۔

(ھ) **عورتوں کی صحت** کو برقرار رکھنے کا احساس۔

(و) عورتوں کے **حسن وجمال** کو بصورتِ احسن قائم رکھنے کا خیال۔

(ز) عورتوں میں ملازمت اختیار کرنے اور آزادانہ **زندگی** بسر کرنے کا رجحان۔

(۳) اِن حالات کا علاج مختلف حالات میں عموماً بصورتِ ذیل کیا جاتا رہا ہے:۔

(الف) خاندانی منصوبہ بندی یعنی **برتھ کنٹرول** جس کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(ب) بڑی عمر میں نکاح کرنا۔

(ج) ملکی دولت اور خصوصاً خوراک کی پیداوار بڑھا کر عوام کے معیارِ زندگی کو بلند کرنا۔

(د) قومی **صحت میں ترقی** کے حالات پیدا کرنا۔

(ھ) بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے **مستعمرات** کی تلاش یعنی دوسرے ملکوں میں اپنی آبادی کے لئے جگہ بنانا۔

(و) ملک کی اکانومی کو **صنعت وحرفت** کی طرف منتقل کرنا۔

(۴) برتھ کنٹرول کے لئے عموماً یہ طریقے استعمال کئے جاتے ہیں:۔

(الف) **عَزل** یعنی انزال سے قبل بیوی سے علیحدہ ہو جانا جو پرانا طریق تھا اور عارضی برتھ کنٹرول کا رنگ رکھتا ہے۔

(ب) بیوی کے ساتھ مجامعت کرنے میں کنٹرول اور اس کی تحدید اور روک تھام۔

(ج) بعض **آلات کا استعمال** جن سے وقتی طور پر حمل قرار پانے میں روک ہو جاتی ہے۔

(د) بعض مانع حمل ادوّیہ کا استعمال۔

(ھ) بعض عمل جراحی کے طریقے

(و) حمل قرار پانے کے بعد حمل گرانے کی تدابیر۔

(۵) اِن طریقوں میں سے:۔

(الف) بعض غیر یقینی ہیں یعنی باوجود احتیاط کے بعض اوقات حمل قرار پا جاتا ہے جیسے کہ **عزل** کا معروف اور دیرینہ طریق ہے۔

(ب) بعض جنسی **تسکین** میں روک بن جاتے ہیں۔

(ج) بعض صحت کے لئے مضر ہو سکتے ہیں۔

(د) بعض **مستقل طور پر** مانع حمل ہیں اس لئے اگر بعد میں خاوند بیوی کو مزید اولاد کی خواہش پیدا ہو یا خدانخواستہ پہلی اولاد فوت ہو جائے تو ایک بھاری مصیبت اور بڑی حسرت کا موجب بن جاتے ہیں۔

(ھ) اور بعض ناجائز اور **خلاف قانون** ہیں (جیسا کہ حمل کا گرانا) سوائے اس کے کہ باقاعدہ ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت اختیار کئے جائیں۔

(۶) اس لئے **مستقل طور پر** اولاد کا رستہ بند کرنا تو کسی طرح درست اور مناسب نہیں سوائے اس کے کہ عورت کی زندگی یا صحت کو بچانے کے لئے بصورت مجبوری ڈاکٹری ہدایت کے ماتحت یہ رستہ اختیار کیا جائے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (سورۂ بقرہ ۱۹۶)

"یعنی اے مسلمانو! اپنے ہاتھوں سے اپنی ہلاکت کا سامان نہ پیدا کرو۔"

(۷) اصولی طور پر مقدس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امّت کے لئے اولاد کی کثرت کو پسند فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

(الف) تَزَوَّجُوا الْوَلُوْدَ الْوَدُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ (ابوداؤد ونسائی۔ کتاب النکاح)

"یعنی اے مسلمانو! تم ایسی بیویوں کے ساتھ شادی کیا کرو جو زیادہ اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں اور خاوندوں کے ساتھ محبّت کرنے والی ہوں (تاکہ خاوندوں کو ان کی طرف رغبت اور کشش پیدا ہو) کیونکہ میں دوسرے نبیوں کی امتوں کے مقابل پر قیامت کے دن اپنی **امّت کی کثرت** پر فخر کرونگا۔"

(ب) اور قرآن مجید فرماتا ہے:۔

نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ (بقرہ آیت ۲۲۴)

"یعنی تمہاری بیویاں **تمہاری کھیتیاں** ہیں جن سے تمہاری نسل کی فصل پیدا ہوتی ہے۔ پس اپنی کھیتیوں کے پاس جب اور جس طرح پسند کرو آؤ اور اپنے مستقبل کے لئے اچھے حالات پیدا کرو۔"

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ بیویوں کے ساتھ مباشرت کرنے میں اس پہلو کو کبھی نظر انداز نہ کرو کہ انہی کے ذریعہ سے تمہاری نسل کا سلسلہ چلتا اور تمہارے مستقبل کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔

(۸) مگر **صحت** کی غرض سے یا سفر کی حالت میں جبکہ بعض اوقات مشکلات کا سامنا ہو سکتا

Economy ط

ہے عزل یعنی عارضی برتھ کنٹرول کی اجازت بھی دی گئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

(الف) سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ کُلِّ الْمَاءِ یَکُوْنُ الْوَلَدُ (صحیح مسلم)

"یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عزل یعنی وقتی برتھ کنٹرول کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہر نطفہ سے تو بچہ پیدا نہیں ہوا کرتا؟"

اس سے یہ مراد ہے کہ اگر کسی خاص ضرورت کے وقت عزل کرلو تو اس میں حرج نہیں مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ عزل کا لفظ جو حدیث میں آتا ہے اُس کے معنی وقتی اور عارضی برتھ کنٹرول کے ہیں مستقل طور پر سلسلۂ ولادت کو روکنے کے نہیں ہیں۔

(ب) اسی طرح ایک دوسری حدیث میں آپ فرماتے ہیں:۔

مَا عَلَیْکُمْ (اَوْلَا عَلَیْکُمْ) اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَۃٍ کَائِنَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا ھِیَ کَائِنَۃٌ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

"یعنی کیا حرج ہوگا اگر تم عزل یعنی برتھ کنٹرول نہ کرو یا یہ کہ میں تمہیں عزل سے رکنے کا حکم نہیں دیتا (کیونکہ یہ اولاد کو روکنے کا کوئی قطعی اور یقینی ذریعہ نہیں ہے) خدا جس وجود کو پیدا کرنا چاہے اسے عزل کے باوجود پیدا کرسکتا ہے۔"

اس حدیث سے حضرت ابن سیرینؒ اور علامہ قُرطبی اور بہت سے دوسرے ائمہ نے استدلال کیا ہے کہ یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندیدگی پر دلالت کرتے ہیں گو جیسا کہ الفاظ سے ظاہر ہے غالباً یہ ناپسندیدگی زیادہ سخت قسم کی نہیں ہے۔

(ج) پھر ایک اور حدیث میں آپ فرماتے ہیں:۔

قَالَتِ الْیَھُوْدُ الْعَزْلُ الْمَوْءُوْدَۃُ الصُّغْرٰی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَذَبَتِ الْیَھُوْدُ اِنَّ اللّٰہَ لَوْ اَرَادَ اَنْ یَّخْلُقَ شَیْئًا لَّمْ یَسْتَطِعْ اَحَدٌ اَنْ یَّصْرِفَہٗ۔ (ابوداؤد ومسند احمد)

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یہودی لوگ کہتے ہیں کہ عزل یعنی برتھ کنٹرول تو گویا مخفی رنگ میں ایسا ہے کہ ایک زندہ رہنے والے بچہ کو خود اپنے ہاتھ سے دفن کردیا جائے۔ آپ نے فرمایا یہود غلط کہتے ہیں (کیونکہ عزل ایک وقتی اور غیر یقینی سا طریقہ ہے اور) اگر خدا عزل کے باوجود کوئی بچہ پیدا کرنا چاہے تو کوئی شخص اسے روک نہیں سکتا۔"

(د) مگر اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ خطرہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ اگر عزل کے طریق کو کامیاب صورت حاصل ہوجائے تو وہ قتلِ اولاد کا رنگ اختیار کرلیتا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:۔

سَأَلُوْہُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ الْوَأْدُ الْخَفِیُّ وَھِیَ اِذَا الْمَوْءُوْدَۃُ سُئِلَتْ۔ (صحیح مسلم)

"یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عزل یعنی برتھ کنٹرول کے متعلق پوچھا گیا جس پر آپ نے فرمایا۔ یہ تو ایک مخفی قسم کا قتلِ اولاد ہے اور قرآن مجید فرماتا ہے کہ قیامت کے دن قتلِ اولاد کے متعلق پرسش ہوگی۔"

(۹) (الف) اُوپر کی دونو حدیثیں بظاہر متضاد نظر آتی ہیں مگر حقیقۃً وہ متضاد نہیں کیونکہ جہاں آپ نے یہود کے خیال کی تکذیب فرمائی ہے وہاں جیسا کہ حدیث کی عبارت سے ظاہر ہے یہ مراد ہے کہ بعض اوقات عزل کے باوجود بچہ پیدا ہوجاتا ہے اور جہاں خود عزل کو قتلِ اولاد" کے مترادف قرار دیا ہے وہاں یہ مراد ہے کہ اگر کوئی حمل قرار پانے والا ہو اور عزل کے نتیجہ میں وہ حمل رک جائے تو یہ بھی ایک رنگ "قتلِ اولاد" کا ہوگا۔

(ب) دوسری تشریح اِن حدیثوں کے ظاہری تضاد کو دُور کرنے کی یہ ہے کہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ یہودی لوگ جھوٹ کہتے ہیں کہ عزل ایک مخفی قسم کا قتلِ اولاد ہے وہاں یہ مراد ہے کہ جو خاص ہستیاں دنیا کی اصلاح اور ترقی کے لئے خدا تعالےٰ پیدا کرنا چاہتا ہے خواہ وہ دین کے میدان میں ہوں یعنی انبیاء کرام اور دوسرے روحانی مصلحین جن کا وجود روحانیت کے بقا کے لئے ضروری ہے یا وہ دنیا کے میدان میں ہوں یعنی بڑے بڑے ڈاکٹر اور سائنسدان اور مصلح قسم کے سیاستدان وغیرہ جن کا وجود نسلِ انسانی کے لئے خاص طور پر مفید ہے تو خواہ عزل کا طریق ہو یا کچھ اور ہو خدا تعالےٰ ان کے پیدا کرنے کا کوئی نہ کوئی رستہ کھول دیتا ہے تاکہ دنیا کی ترقی میں روک نہ پیدا ہو۔ اور جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود عزل کو ایک "مخفی قسم کا قتلِ اولاد" قرار دیا ہے وہاں عام لوگوں کی ولادت مراد ہے جس میں عزل کے ذریعہ روک پیدا ہوجاتی ہے۔ گویا ایک حدیث میں تقدیرِ عام کا ذکر ہے اور دوسری میں تقدیرِ خاص کا ذکر ہے۔

(ج) یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ امام ابن حزم (جو ایک بہت بلند پایہ امام ہیں) اور بعض دوسرے ائمہ نے ان دونوں حدیثوں میں سے اُس حدیث کو ترجیح دی ہے اور اسے زیادہ صحیح قرار دیا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرمایا ہے کہ عزل کا طریق ایک مخفی قسم کے "قتلِ اولاد" کا رنگ رکھتا ہے (دیکھو نیل الاوطار ابواب العزل)

(۱۰) اسی لئے یہ روایت آتی ہے کہ:۔

قَدْ کَرِہَ الْعَزْلَ قَوْمٌ مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ (ترمذی کتاب النکاح)

"یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت اور اسی طرح کئی دوسرے علماء اسلام نے عزل کو ناپسند کیا ہے۔"

(۱۱) مگر جائز اور حقیقی ضرورت کے وقت اس سے روکا بھی نہیں گیا چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:۔

کُنَّا نَعْزِلُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ یَنْزِلُ۔ (بخاری ومسلم کتاب النکاح)

"یعنی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض اوقات عزل یعنی برتھ کنٹرول کا طریق اختیار کرتے تھے اور اس زمانہ میں قرآنی شریعت نازل ہو رہی تھی۔" (مگر ہمیں اس سے قرآن میں روکا نہیں گیا)

(۱۲) لیکن بہر حال قرآن مجید غربت اور رزق کی تنگی کی بناء پر برتھ کنٹرول کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

(الف) لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُھُمْ وَاِیَّاکُمْ اِنَّ قَتْلَھُمْ کَانَ خِطْاً کَبِیْرًا ۝ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۲)

"یعنی اے مسلمانو! اپنی اولاد کو غربت اور تنگی کے ڈر سے قتل نہ کیا کرو۔ تمہیں اور تمہاری اولاد کو رزق دینے والے ہم ہیں اور یاد رکھو کہ اولاد کو قتل کرنا خدا کی نظر میں ایک بہت بڑی خطا کاری ہے۔"

(ب) پھر فرماتا ہے:۔

وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَاِیَّاھُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ (سورۃ انعام آیت ۱۵۲)

"یعنی اپنی اولاد کو غربت اور رزق کی تنگی کی وجہ سے قتل نہ کرو۔ تمہیں اور تمہاری اولاد کو رزق دینے والے ہم ہیں۔ اور دیکھو اس ذریعہ سے بے حیائی پیدا ہونے کا بھی خطرہ ہے اور تمہیں بے حیائی

کے قریب تک نہیں جانا چاہیئے خواہ کوئی بے حیائی ظاہر میں نظر آنے والی ہو یا یہ کہ پوشیدہ ہو۔"

اس لطیف آیت میں رزق کی تنگی والی دلیل کو ردّ کرنے کے علاوہ اس گہری حقیقت کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ برتھ کنٹرول کا طریق بعض صورتوں میں عیاشی اور بے حیائی کی طرف لے جاتا ہے اور مسلمانوں کو اس معاملہ میں بہت محتاط اور چوکس رہنا چاہیئے۔

(ج) نیز فرماتا ہے:-

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭ (انعام آیت ۱۴۱)

"یعنی وہ لوگ یقیناً گھاٹے اور نقصان میں ہیں جو اپنی اولاد کو صحیح علم رکھنے کے بغیر جہالت سے قتل کرتے ہیں اور اس نعمت (یعنی اولاد) کو اپنے اوپر حرام کر لیتے ہیں جو خدا نے ان کے لئے مقدّر کی ہے۔ یہ خدا کے نزدیک ایک جھوٹا طریق ہے اور خدائی منشاء کے خلاف ہے۔"

(د) اسی طرح فرماتا ہے:-

كَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ (انعام آیت ۱۳۹)

"یعنی جو لوگ مشرک ہیں اور خدا کی طاقتوں پر ایمان نہیں لاتے ہیں اور اس کے مقابل پر خیالی بُت کھڑے کرتے رہتے ہیں اُن میں سے بہت سے لوگوں کو ان کے فرضی خدا اُن کی اولادوں کا قتل کیا جانا اچھے رنگ میں ظاہر کر کے دکھاتے ہیں اور وہ اس کے حق میں دلیلیں گھڑ گھڑ کے خوش ہوتے ہیں۔"

(۱۳) اوپر کی درج شدہ احادیث اور قرآنی آیات سے اس شبہ کا بھی ازالہ ہو جاتا ہے جو اس موقعہ پر بعض لوگ کیا کرتے ہیں کہ کسی پیدا شدہ بچے کو مارنے اور پیدا ہونے سے پہلے برتھ کنٹرول کے ذریعہ کسی بچہ کی پیدائش کو روکنے میں فرق ہے کیونکہ پیدائش کو روکنا قتل نہیں کہلا سکتا۔ مگر یہ شبہ درست نہیں کیونکہ قرآنی آیات اور احادیث رسولؐ نے ان دونوں کو عملاً ایک ہی چیز قرار دیا ہے۔ بے شک درجہ میں فرق ہے مگر عملاً اور نتائج کے لحاظ سے وہ دراصل ایک ہی چیز ہیں کیونکہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے عزل کو "اَلْوَأْدُ الْخَفِيُّ" (یعنی خفیہ رنگ میں زندہ درگور کرنا) قرار دیا ہے۔ اور قرآن مجید نے اسے بعض حالات میں بے حیائی کا موجب گردانا ہے حالانکہ ظاہر ہے کہ بے حیائی کا امکانی تعلق صرف برتھ کنٹرول کے ساتھ ہے ظاہری قتل کے ساتھ ہرگز نہیں جو کہ ظلم ہے نہ کہ موجبِ بے حیائی۔ مگر باوجود اس کے قرآن نے اس کے متعلق قتل کا لفظ استعمال کیا ہے اور پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ نطفہ میں بھی جان ہوتی ہے اور اسے دیدہ دانستہ ڈاکٹری ہدایت کے بغیر ضائع کرنا بھی ایک رنگ کا قتل ہے۔ مفصل مضمون لکھتے ہوئے اس کے متعلق انشاء اللہ حسب ضرورت مزید تشریح کر دی جائے گی۔

نوٹ۔ اس جگہ ضمناً یہ ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں میں رومن کیتھولک فرقہ جو عیسائیوں کے دوسرے فرقوں کے مقابل پر اکثریت میں ہے برتھ کنٹرول کے خلاف ہے اور اسے مذہبی رنگ میں گناہ خیال کرتا ہے

(۱۴) پھر اللہ تعالیٰ اپنے رازق ہونے کی صفت کے متعلق فرماتا ہے کہ ہم چونکہ خالق ہیں اس لئے مخلوق کا رزق بھی ہمارے ذمہ ہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے:-

(الف) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۭ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ (سورہ ھود آیت ۷)

"یعنی انسان تو انسان زمین پر کوئی رینگنے والا جانور بھی ایسا نہیں جس کا رزق خدا کے ذمہ نہ ہو۔ وہی اس کی زندگی کے قرارگاہ اور آخری انجام کو جانتا ہے اور ہر چیز اس کے ازلی ابدی قانون میں محفوظ ہے۔"

(ب) نیز فرماتا ہے:-

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ڰ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ (سورہ عنکبوت آیت ۶۱)

"یعنی دنیا میں کتنے جانور ہیں جو اپنے رزق کو ذخیرہ کر کے نہیں رکھ سکتے۔ مگر اللہ ان کو رزق دیتا ہے اور اے انسانو! وہی آسمانی آقا تمہارے رزق کا سامان بھی مہیّا کرتا ہے۔"

(۱۵) ان آیات سے یہ مراد نہیں کہ خدا انسانوں کے لئے آسمان سے روٹی گراتا ہے کہ بیٹھے رہو اور کھاؤ۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ خدا نے نیچر میں ایسے وسیع سامان اور ایسے کثیر التعداد ذرائع ودیعت کر رکھے ہیں کہ اگر لوگ غور اور دانشمندی اور محنت سے کام لیں۔ تو وہ یقیناً رزق کی تنگی سے بچ سکتے ہیں۔

(۱۶) چنانچہ مثال کے طور پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ (سورہ بقرہ آیت ۲۶۲)

"یعنی جو لوگ خدا کے رستہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسے بیج کی سی ہے جو بوئے جانے پر سات بالیاں نکالتا ہے اور ہر بالی میں ایک سو دانے ہوتے ہیں اور خدا تعالےٰ چاہے تو ایک دانے کی پیداوار کو اس سے بھی بڑھا سکتا ہے۔"

اس لطیف آیت میں خدا کے رستہ میں خرچ کرنے کی فضیلت بیان کرنے کے علاوہ یہ بات بھی وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے کہ اگر انسان کوشش اور سمجھ سے کام لے اور خدا کے پیدا کردہ سامانوں سے پوری طرح فائدہ اٹھائے تو ایک دانے سے سات سو دانے تک پیدا ہو سکتے ہیں بلکہ خدا فرماتا ہے کہ اللہ قادر ہے کہ غلّہ کی پیداوار کو اس سے بھی بڑھا دے۔ پس اگر مثلاً گندم کا بیج کسی جگہ فی ایکڑ بیس سیر ڈالا جاتا ہے تو خدائی قانون کے ماتحت اس سے امکانی حد تک ساڑھے تین سو من فی ایکڑ غلّہ پیدا ہو سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں کم از کم خوراک کی کمی کا سوال ختم ہو جاتا ہے بیشک اس وقت یہ ایک خیالی آئیڈیل سمجھا جائیگا مگر آئیڈیلوں یعنی منتہاء نظریات کے ذریعہ ہی انسان ترقی کیا کرتا ہے۔ کاش دنیا اس مخفی قسم کے "قتل اولاد" کی طرف مائل ہونے کی بجائے اس آئیڈیل تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے جس کے لئے خدائی ارشاد کے مطابق نیچر کے غیر محدود خزانوں میں وسیع سامان موجود ہے۔ صرف مزید کوشش اور مزید ریسرچ اور مزید تگ و دو کی ضرورت ہے ورنہ قرآن نے تو رستہ دکھانے میں کمی نہیں کی۔

(۱۷) اوپر والا قرآنی آئیڈیل تو شاید ابھی بہت دُور کی بات ہے (گو مسلمانوں کے لئے بہرحال یہی آئیڈیل ہے) پاکستان تو فی الحال اپنی زرعی پیداوار میں اکثر دوسرے ملکوں سے بھی بہت پیچھے ہے۔ حالانکہ کوئی وجہ نہیں کہ اپنی آنکھوں کے سامنے نمونہ موجود ہونے کے باوجود اور پھر اپنی زمین کی بنیادی زرخیزی کے باوجود پاکستان دوسرے ملکوں سے پیچھے رہے۔ موجودہ اعداد و شمار کے مطابق پاکستان اور بعض دوسرے ملکوں کی فی ایکڑ اوسط پیداوار کا موازنہ ذیل کے مختصر سے نقشہ سے ہو سکتا ہے:-

نام فصل	مغربی پاکستان	جرمنی	انگلستان	ڈنمارک	امریکہ	جاپان	حوالہ کتاب
گندم	۹ من سے ۱۰ من	۲۲½ من	۲۴ من	۳۱ من	-	-	(پنجاب اگریکلچر مصنفہ سر ولیم رابرٹس)
چاول	۱۰ من	-	-	-	۲۷ من	۴۰ من	(ایکونامک پرابلمز مصنفہ ایس عنایت حسین)
مکئی	۱۰ من	-	-	-	۲۱ من	-	(پنجاب اگریکلچر)
گنا	۳۲۵ سوا تین سو من	-	-		۵۴۰ من	جاوا ۱۵۰۰ من	(ایکونامک پرابلمز)

لہ Research ۲ـہ Ideal

ان اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ قرآنی آئیڈیل تو بہت دُور کی بات ہے ابھی پاکستان کے لئے بعض دوسرے ممالک کے مقابل پر بھی بڑی ترقی کی گنجائش ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اعلیٰ قلبہ رانی اور بہتر بیج اور پانی کی بہتر سپلائی اور کھاد کے بہتر انتظام سے وہ دوسرے ملکوں سے پیچھے رہے جبکہ اس کی زمین مسلّمہ طور پر زرخیز مانی گئی ہے اور خصوصاً جبکہ پنجاب کے زراعتی فارم کے بعض تجربات میں جو چھوٹے رقبوں میں کئے گئے ہیں گندم کی پیداوار ۵۶½ من فی ایکڑ تک پہنچی ہے۔ (دی پنجاب ایگریکلچر)

(۱۸) خوراک کے معاملہ میں یہ بات بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی کہ پاکستان تو خدا کے فضل سے بنیادی طور پر خوراک کے معاملہ میں خود مکتفی ہے صرف ایک وقتی اور عارضی کمی آگئی ہے جو بنجر زمینوں کو آباد کرنے اور سیم اور تھور کا ازالہ کرنے اور نہروں کو درست کرنے اور ٹیوب ویل وغیرہ لگانے سے بآسانی دُور ہوسکتی ہے مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا کے کئی ممالک بنیادی طور پر بھی خوراک کے علاقے ہیں جن کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ دوسرے ملکوں سے اپنی خوراک خریدیں اور اپنی خام اور پختہ پیداوار اُن کو دیں۔ تو جب تبادلۂ اجناس کا یہ نظام دنیا میں وسیع طور پر قائم ہے اور کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے تو پاکستان کو کیا فکر ہوسکتا ہے؟ البتہ غالباً اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کی اکانومی میں صنعت کے عنصر کو کسی قدر مزید بلند کیا جائے۔

(۱۹) دنیا کے وسیع منظر پر بھی غذا کا مسئلہ ماہرین کے نزدیک کم از کم فی الحال چنداں قابلِ فکر نہیں۔ چنانچہ نیشنل برتھ ریٹ کمیشن جو آبادی کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا اس کی رپورٹ میں صراحتہً مذکور تھا کہ:۔

"اس بات کی کوئی شہادت نہیں کہ دنیا کی موجودہ آبادی کی ضروریات کے لئے اس کے قدرتی خزائن مکتفی نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے الٹ ان قدرتی ذرائع اور وسائل سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے دنیا کی موجودہ آبادی سے زیادہ آبادی کی ضرورت ہے جس کا معیارِ زندگی بھی اونچا رکھا جاسکتا ہے۔"

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۴ جلد ۳ صفحہ ۶۴ کالم ۲)

درحقیقت اب وسائل رسل و رسائل کی وسعت اور ملکوں کے باہمی روابط کے نتیجہ میں دنیا دراصل ایک ملک کے حکم میں آچکی ہے۔ اس لئے اس کے مسائل کو بھی اسی وسیع نقطۂ نظر سے دیکھنا ضروری ہے۔ اگر ایک ملک ایک چیز زیادہ پیدا کرتا ہے تو دوسرا ملک کوئی دوسری چیز زیادہ پیدا کرتا ہے اور اس طرح باہم تبادلہ سے سب کا کام چلتا چلا جاتا ہے ورنہ حقیقتہً دنیا کا کوئی ملک بھی ایسا نہیں جو اپنی ضرورت کی ہر چیز خود پوری مقدار میں پیدا کر رہا ہو۔

(۲۰) مگر باوجود اس کے قرآن مجید نے سارے حالات کو دیکھتے ہوئے پیدائشِ نسل کے متعلق بعض قدرتی کنٹرول خود بھی قائم کئے ہیں چنانچہ فرماتا ہے:۔

حَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ

(سورۂ احقاف آیت ۱۶)

"یعنی بچہ کے حمل میں رہنے اور دودھ پینے کا زمانہ تیس ۳۰ مہینے یعنی اڑھائی سال ہونا چاہیئے۔"

اس آیت میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر کسی عورت کی سود (یعنی اس کے دو بچوں کے درمیان کا وقفہ) کم ہو اور وہ جلد جلد بچہ جنتی ہو جیسا کہ بعض عورتیں ہر سال بچہ جنتی ہیں جس کے نتیجہ میں عورت کی صحت پر بھی اثر پڑتا ہے اور بچے بھی لازماً کمزور رہتے ہیں تو اس صورت میں وقتی برتھ کنٹرول کے ذریعہ دو بچوں کی ولادت کے درمیانی عرصہ کو مناسب طور پر لمبا کیا جاسکتا ہے۔

(۲۱) ایک اور جہت سے بھی اسلام نے اس معاملہ میں ایک حکیمانہ کنٹرول قائم کیا ہے جو میاں بیوی کی صحتوں پر خراب اثر پڑنے کو روکتا ہے۔ وہ یہ کہ گو خاص حالات میں اسلام نے چھوٹی عمر کی شادی کی اجازت دی ہے مگر عام حالات میں اسے پسند نہیں کیا تاکہ نہ تو نسل کی صحت پر کوئی خراب اثر پڑے اور نہ بعد میں امکانی جھگڑے اٹھ کر باہمی تعلقات میں تلخی پیدا کرنے کا موجب بنیں۔ چنانچہ اگر استثنائی حالات میں کسی جوڑے کی چھوٹی عمر میں شادی ہوجائے تو اسلام نے لڑکی کو اس کے بڑا ہونے پر خیارِ بلوغ کا حق دیا ہے۔ خود ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی شادی بھی پچیس سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ البتہ اگر کوئی خاص خاندانی یا قومی فوائد متوقع ہوں تو استثنائی صورت میں چھوٹی عمر میں بھی شادی ہوسکتی ہے۔

(۲۲) یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے طبّی ضرورت کے علاوہ جس میں مرد و عورت کی زندگی اور صحت کا سوال ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل یعنی عارضی برتھ کنٹرول کی استثنائی اجازت دراصل زیادہ تر سفر کی حالت میں یا لونڈیوں کے متعلق دی ہے جو اس زمانہ کے حالات کا ایک وقتی اور ناگزیر نتیجہ تھیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ:۔

(الف) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِّنَ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ كَتَبَ مَا هُوَ خَالِقٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

(بخاری و مسلم)

"یعنی حضرت ابو سعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصطلق کے سفر میں نکلے اور بعض غلام عورتیں ہمارے ہاتھ آئیں اور ہمیں اپنے گھروں سے دُوری کی وجہ سے عورتوں کی طرف طبعاً رغبت پیدا ہوئی مگر ہم یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ ہماری ان لونڈیوں کو حمل قرار پائے تو ہم نے اس بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں حکم نہیں دیتا کہ ان حالات میں ضرور عزل سے رُکو مگر جس بچہ کا پیدا ہونا مقدّر ہو وہ تو پیدا ہو ہی جاتا ہے۔"

(ب) اور دوسری حدیث میں آتا ہے کہ:۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ جَارِيَةً هِيَ خَادِمَتُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَيْهَا وَاَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

(ابوداؤد و مسند احمد)

"یعنی حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ایک لونڈی ہے جو ہماری خدمت کرتی ہے اور میں اس سے مباشرت کا تعلق رکھتا ہوں مگر میں پسند نہیں کرتا کہ اس سے بچہ پیدا ہو آپ نے فرمایا کہ اگر تم ضروری خیال کرتے ہو تو اس سے عزل کر سکتے ہو مگر مقدّر بچہ تو پیدا ہو کر ہی رہتا ہے۔"

رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے اکثر اقوال جو عزل کے بارے میں ہیں وہ انہی تین حد بندیوں کے اندر چکّر لگاتے ہیں یعنی یا تو وہ سفر کی حالت سے تعلق رکھتے ہیں اور یا وہ لونڈیوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور یا وہ مرد و عورت کی زندگی کی حفاظت اور ان کی امکانی بیماری کے سدِّ باب سے متعلق ہیں۔

نوٹ اوّل - اس تعلق میں ہماری جماعت کو یاد ہوگا کہ ایک دفعہ جماعت کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کے بیرونی مبلغوں کو نصیحت کی تھی کہ (چونکہ وہ بھی سفر کی حالت میں ہیں) وہ برتھ کنٹرول کے ذریعہ اپنی اولاد کو محدود کر سکتے ہیں۔ غالباً وہ نصیحت اسی اصول کے ماتحت کی گئی تھی۔

نوٹ ثانی - یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ لونڈیوں کے ساتھ مباشرت اُس زمانہ کے حالات اور اُس وقت کے دشمنانِ اسلام کے رویہ کی وجہ سے ایک وقتی نظام تھا جو صرف جنگی قیدیوں تک محدود تھا اور آئندہ کے لئے اسلام نے

Economy ۵

کسی آزاد انسان کو غلام بنانے کی ممانعت کر دی۔ دراصل لونڈیوں کا معاملہ اُس زمانہ میں ایک خاص قسم کی شادی کا رنگ رکھتا تھا جو حالات کی تبدیلی کے ساتھ ختم ہو گیا۔ (تفصیل کے لئے دیکھو خاکسار کی تصنیف "سیرت خاتم النبیینؐ" حصّہ دوم)

(۲۳) آزاد بیاہتا بیویوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط مقرر فرمائی ہے کہ ان کی اجازت کے بغیر عزل کا طریق اختیار نہ کیا جائے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ:-

عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْزَلَ عَنِ الْحُرَّۃِ اِلَّا بِاِذْنِھَا۔

(مسند احمد و ابن ماجہ)

"یعنی حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کسی آزاد بیاہتا بیوی کی اجازت کے بغیر اس کے ساتھ عزل کا طریق اختیار نہ کیا جائے۔"

اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر عورت مزید اولاد کی خواہش رکھتی ہو اور صحت وغیرہ کے لحاظ سے اس کی طاقت محسوس کرتی ہو تو اس کے متعلق اس کی مرضی کے خلاف عزل کا طریق اختیار کرنا جائز نہیں۔

(۲۴) خوراک کی قلّت کی بحث اوپر گزر چکی ہے۔ اب رہا ملک میں بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے جگہ کی کمی کا سوال۔ سو یہ بھی غالباً پاکستان کے موجودہ حالات میں ایک خیالی خطرہ سے زیادہ نہیں کیونکہ دنیا کے بہت سے ممالک مغربی پاکستان کی نسبت بہت زیادہ گنجان آباد ہیں حتّٰی کہ ان کے مقابل پر مغربی پاکستان میں جگہ کی کمی کا سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ذیل کا نقشہ جس میں فی مربع میل آبادی درج ہے اس حقیقت کو مُوشگاف کرنے کے لئے کافی ہے۔

برطانیہ	بلجیم	جرمنی	جاپان	مغربی پاکستان	سندھ
۶۶۵	۶۵۴	۳۵۲	۴۴۳	۱۳۳	۹۴

(اکنامک پرابلمز آف پاکستان مصنّفہ ایس عنایت حسین صفحہ ۵۴-۵۵)

اس نقشہ سے ظاہر ہے کہ کم از کم مغربی پاکستان اور خصوصاً سندھ میں رقبہ کے مقابل پر آبادی کا تناسب ابھی تک بہت کم ہے اور کافی توسیع کی گنجائش ہے۔ بے شک مشرقی پاکستان میں آبادی کا تناسب مغربی پاکستان کی نسبت بہت زیادہ ہے مگر یہ مسئلہ مشرقی پاکستان کی اکانومی[1] کو چھوٹے رقبوں سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے طریقۂ کاشت کو جسے انگریزی میں انٹنسِو فارمنگ[2] کہتے ہیں اختیار کرنے سے حل کیا جا سکتا ہے۔ مشرقی پنجاب کے بعض علاقوں میں ارائیں قوم کے لوگ نصف ایکڑ رقبہ میں کافی بڑے بڑے خاندانوں کو پالتے تھے۔

اسی طرح مشرقی پاکستان کی اکانومی[1] کو صنعت و حرفت کی طرف تھوڑا سا جھکانے سے بھی کسی قدر سہولت پیدا کی جا سکتی ہے۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مشرقی پاکستان میں زرعی اکانومی کو صنعتی اکانومی میں بدل دیا جائے ایسا کرنا بہت پیچیدگی کا موجب ہوگا بلکہ مطلب صرف یہ ہے کہ اس حصہ ملک کی اکانومی کو مناسب حد تک صنعت و حرفت کی طرف جھکا کر آبادی میں بہتر توازن کی صورت پیدا کی جا سکتی ہے۔ پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مشرقی پاکستان میں آبادی کی زیادتی کے باوجود سارے پاکستان میں آبادی کا مخلوط اور مجموعی تناسب صرف ۱۹۴ ہے (ایس عنایت حسین مذکور صفحہ ۵۴) جو کئی دوسرے ملکوں کے مقابل پر کافی کم ہے اور کم از کم فی الحال تشویش کی کوئی وجہ نہیں۔

(۲۵) اگر کسی وقت پاکستان میں جگہ کی کمی کا سوال پیدا ہو تو اس کا ایک جزوی قسم کا حل یہ بھی ہے کہ پاکستان کے بعض لوگ انفرادی طور پر پاکستان سے منتقل ہو کر ایسے دوسرے ملکوں میں چلے جائیں جہاں زائد لوگوں کی کھپت کی گنجائش ہو۔ یہ لوگ جہاں بھی جائیں گے لازماً ان کے دلوں میں پاکستان کی محبت اور ہمدردی جاگزین رہیگی اس قسم کی انفرادی ہجرت میں نہ صرف پڑھے لکھے تاجر اور صنّاع اور پیشہ ور اور کلرک ٹائپ کے لوگ حصّہ لے سکتے ہیں بلکہ مزدور طبقہ کے لئے بھی اس کی کافی گنجائش موجود ہے۔ یہودی قوم نے اس تدبیر سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اکثر ملکوں میں اپنا ایک مخصوص مقام پیدا کر لیا ہے۔ یقیناً اپنے ہاتھ سے اپنی نسل کے ایک حصہ کو برتھ کنٹرول کے ذریعہ ضائع کرنے سے یہ بات بہت بہتر ہے کہ پاکستان کی زائد آبادی (اگر اور جب بھی اس کا وجود پیدا ہو) فرداً فرداً اور آہستہ آہستہ بعض دوسرے ممالک میں پہنچ کر آباد ہو جائے۔ یقیناً وہ باہر جا کر اسلامی تعلیم کے ماتحت ان ملکوں کی حکومتوں کی وفادار رہے گی۔ مگر ساتھ ساتھ ان ملکوں میں پاکستان سے ہمدردی رکھنے والا ایک طبقہ بھی پیدا ہو جائے گا۔ قرآن مجید نے بھی اسی حل کی طرف ایک آیت میں ضمنی طور پر اشارہ فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے:-

مَنْ یُّھَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا کَثِیْرًا وَّسَعَۃً ط

(سورۃ نساء آیت ۱۰۱)

"یعنی جو شخص کسی مجبوری سے خدا کی خاطر اپنا وطن بدلتا ہے وہ زمین میں بہت کامیابی اور وسعت کا سامان پائیگا"

اور دوسری جگہ فرماتا ہے:-

اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ

(سورہ زمر آیت ۱۱)

"یعنی اللہ کی زمین وسیع ہے۔" اس کی تنگی کے خیال سے نہ گھبراؤ۔

(۲۶) ماہرین آبادی کا یہ بھی خیال ہے کہ کسی ملک میں آبادی کا اتنا گر جانا کہ اوسطاً فی گھر بچوں کی تعداد چار بچوں سے کم ہو جائے خطرناک ہوتا ہے اور ملک و قوم کے انحطاط کا باعث بن جاتا ہے۔ چنانچہ انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے کہ:-

"کسی قوم یا ملک میں آبادی کے صحیح تناسب کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک فیملی میں بچّوں کی تعداد چار سے کم نہ ہو۔ بچّے پیدا کرنے کے قابل ہوتے ہوئے صرف تین بچّے پیدا کرنا اپنی بقا کے لئے ضروری آبادی کا صرف تین چوتھائی حصّہ مہیّا کرنا ہے۔"

(انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۴ جلد ۳ صفحہ ۸۴۶ کالم نمبر ۲)

اس حوالہ سے ثابت ہے کہ ایک فیملی میں یعنی ایک ماں باپ کے ہاں بچّوں کی تعداد چار سے کم نہیں ہونی چاہیئے (خیال رہے کہ یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ بچوں کی تعداد چار سے زیادہ نہ ہو بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ چار سے کم نہ ہو) اور چونکہ یہ رائے ملکی اوسط کے اصول پر مبنی ہے اور ملک میں بہت سے والدین اولاد سے بالکل ہی محروم رہتے ہیں اور بعض کے صرف ایک دو بچے ہوتے ہیں اور بعض مرد اور عورتیں شادی ہی نہیں کرتیں (گو یہ بات اسلامی تعلیم کے خلاف ہے) اس لئے اگر بعض گھروں میں بچوں کی تعداد زیادہ بھی ہو جائے تو ہرگز کسی قومی خطرے یا نقصان کی صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اب بھی یہ بات غالباً پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ اگر اس وقت پاکستان کے سارے خاندانوں کے بچّوں کی اوسط فی گھر کے حساب سے نکالی جائے تو وہ یقیناً بحیثیت مجموعی فی گھر چار بچّوں سے کم ہی رہے گی۔ اندریں حالات خطرہ تو درکنار شائد موجودہ حالات میں کمی کی صورت ہی ظاہر ہوگی۔

اس جگہ یہ ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا کہ چار بچوں کی اقل تعداد تو درکنار بعض ملکوں میں اس سے بہت زیادہ تعداد پسند کی جاتی ہے۔ چنانچہ فلسطین کی اسرائیلی حکومت نے ایسی عورتوں کے لئے معقول انعام مقرر کئے ہوئے ہیں جو دس بچّے پیدا کریں اور یہ بچّے زندہ موجود ہوں۔ (رپورٹ مولانا محمد شریف سابق مبلغ اسلام فلسطین)

(۲۷) لیکن چونکہ بعض صورتوں میں زیادہ بچّے مالی لحاظ سے واقعی بوجھ کا موجب ہو سکتے ہیں اس لئے اگر باوجود ساری باتوں کے کوئی شخص زیادہ کنبہ دار ہونے کی

---

1 Economy. 2 Intensive Farming.

وجہ سے اپنی پوری کوشش کے باوجود اپنی جائز اور اقل ضروریات اپنی آمدن کے اندر پوری نہ کر سکے تو اس کے متعلق اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ ایسے لوگوں کی اقل ضروریات جو کھانے پینے اور کپڑے اور مکان سے تعلق رکھتی ہیں ان کے پورا کرنے کی ذمہ داری حکومت پر ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں ایسا ہی ہوتا تھا اور اسی اصول کے مطابق قرآن مجید فرماتا ہے کہ:۔

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝ (سورہ طٰہٰ آیت ۱۱۹، ۱۲۰)

"یعنی حقیقی بہشتی زندگی دنیا میں یہ ہے کہ اے انسان! تو بھوکا نہ رہے اور نہ ہی ضروری لباس سے محروم ہو۔ اور نہ ہی سردی میں ٹھٹھرے اور نہ ہی پیاس کی تکلیف اٹھائے اور نہ ہی دھوپ کی شدت میں جلے"

(تفصیل کے لئے دیکھو خاکسار کی تصنیف "سیرت خاتم النبیینؐ" حصہ سوم)

چنانچہ مغربی دنیا کے اکثر ترقی یافتہ ملک اس ذمہ داری کو اٹھاتے ہیں اور اسلام میں زکوٰۃ کا نظام بھی اسی غرض سے مقرر کیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ اِلٰى فُقَرَائِهِمْ

(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

"یعنی زکوٰۃ اس لئے مقرر کی گئی ہے کہ امیروں سے ان کی دولت کا کچھ حصہ کاٹ کر غریبوں کی طرف لوٹایا جائے۔"

اس حدیث میں "لوٹایا جائے" کے الفاظ میں یہ لطیف اشارہ مقصود ہے کہ یہ امداد غریبوں پر احسان نہیں ہے بلکہ غریبوں کا حق ہے جو ان کو ملنا چاہیئے۔

(۲۸) برتھ کنٹرول کے سوال کے ضمن میں عورتوں کی صحت اور ان کے لئے مناسب طبی امداد کا سوال بھی آتا ہے۔ اسی طرح غریب ماں باپ کے بچوں کی تعلیم کا سوال بھی پیدا ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کثیر التعداد عورتیں اپنی زندگیوں کو خطرہ سے بچانے اور اپنے بچوں کو خاطر خواہ تعلیم دلانے کے لئے برتھ کنٹرول کا رستہ اختیار کرنے پر مجبور ہیں۔ بادی النظر میں یہ سوال یقیناً قابلِ غور معلوم ہوتا ہے لیکن جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے جہاں تک کسی خاص فرد کی زندگی کو بچانے کا سوال ہے برتھ کنٹرول تو کجا ڈاکٹری مشورہ سے حمل تک گرانے کی اجازت ہے مگر سوچا جائے تو عام حالات میں یعنی ملکی پیمانہ پر اس کا حقیقی علاج برتھ کنٹرول نہیں ہے بلکہ طبی امداد کی زیادہ سہولتیں مہیا کرنا اور عامۃ الناس اور خصوصاً غریبوں کے مفت علاج کا انتظام کرنا (جیسے کہ برطانیہ میں ہے) اور دوائیوں کی قیمتوں کو گرانا اصل علاج ہے۔ اسی طرح نادار والدین کے ذہین اور ہونہار بچوں کے لئے ابتداء سے ہی زیادہ فراخ دلی اور زیادہ کثرت کے ساتھ تعلیمی وظائف منظور کرنے اور فنی تعلیم سے مناسبت رکھنے والے طلباء کو فنی تعلیم دلانے اور سائنس کے علوم کو ترقی دینے سے بھی ملکی آبادی کے مسائل کے حل میں بھاری مدد مل سکتی ہے۔ قرآن مجید نے غریبوں اور یتیموں کی امداد کے لئے غیر معمولی طور پر تاکیدی احکام اسی غرض سے جاری کئے ہیں۔ اور جاننا چاہیئے کہ سائنس کی تعلیم دین کے خلاف نہیں ہے بلکہ جس طرح شریعت خدا کا قول ہے اسی طرح سائنس خدا کا فعل ہے اور دونوں میں کوئی تضاد ممکن نہیں۔ اور اگر کسی حصہ میں تضاد نظر آتا ہے۔ تو وہ یقیناً ہماری سمجھ کی غلطی ہے۔

(۲۹) یہ سب جائز اور مناسب بلکہ ضروری طریقے ہیں مگر برتھ کنٹرول کے ذریعہ اپنی نسل کو کاٹنا جن میں سے بعض پیدا ہونے والے بچے بالقوہ طور پر غیر معمولی قوے کے حامل نکل سکتے ہیں کسی طرح درست اور مناسب نظر نہیں آتا۔ علاوہ ازیں برتھ کنٹرول کا طریقہ اس لحاظ سے بھی اعتراض کے نیچے آتا ہے کہ وہ ایک ایسی شاخ تراشی یعنی پروننگ[1] کا رنگ رکھتا ہے جس میں شاخ کاٹنے والا بلا لحاظ اچھی یا بری اور بلا لحاظ تندرست یا بیمار شاخ کے یونہی اندھا دھند شاخیں کاٹتا چلا جاتا ہے تجربہ اور مشاہدہ سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ مختلف انسانوں کے جسمانی اور دماغی قوے میں پیدائشی طور پر فرق ہوا کرتا ہے یعنی بعض اوقات ایک ماں باپ کا بچہ کند ذہن اور ادنیٰ دماغی طاقتوں والا نکلتا ہے اور دوسرے ماں باپ کا بچہ بلکہ بعض اوقات انہی ماں باپ کا دوسرا بچہ ایسے اعلیٰ قوے لیکر پیدا ہوتا ہے کہ گویا گھر میں ایک سورج چڑھ آیا ہے۔ ایک بچہ رینگنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا اور دوسرا بچہ فضا کی پرواز میں شاہین اور عقاب کو مات کرتا ہے۔ لیکن برتھ کنٹرول کی اندھی چھری کو ان دونو قسم کے بچوں میں امتیاز کرنے کی کوئی صلاحیت حاصل نہیں ہوتی۔ بالکل ممکن ہے کہ برتھ کنٹرول کی چھری ایک اعلیٰ دماغی طاقتوں والے آفتابی بچے کو قبل پیدائش ہی ذبح کر کے رکھ دے اور ایک کند ذہن بچے بلکہ ایک نیم مجنون شاہ دولے کے چوہے کی پیدائش کا رستہ کھول دے۔ اس کے مقابل پر جو قانون خدا نے نیچر میں جاری فرمایا ہے جسے انگریزی میں سروائیول آف دی فٹسٹ[2] کہتے ہیں وہ ایک بینا اور عاقل سرجن کا رنگ رکھتا ہے جو صرف کمزور شاخ کو کاٹتا اور بڑھنے والی اور پھل دینے والی شاخوں کے پنپنے کا رستہ کھولتا ہے اس لئے وہی اس بات کا حقدار ہے کہ اسے اختیار کیا جائے۔ قرآن مجید نے بھی اسی اصول کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ۚ (سورہ رعد آیت ۱۸)

"یعنی خدا کا یہ قانون ہے کہ سطحی قسم کی ناکارہ جھاگ تو جلد بیٹھ کر ختم ہو جاتی ہے مگر جو چیز لوگوں کو نفع پہنچانے والی ہو وہ قائم رہتی ہے"

مگر افسوس ہے کہ آجکل اکثر لوگ خدا کے بینا قانون کو چھوڑ کر اپنے اندھے قانون کے ذریعہ کتنے چمکنے والے آفتابی بچوں کے جان لیوا ثابت ہو رہے ہیں۔ بیشک جیسا کہ میں اوپر کہہ چکا ہوں انبیاءؑ کی پیدائش خدا کی خاص تقدیر یعنی سپیشل ڈکری[3] کے ماتحت ہوا کرتی ہے مگر میں بعض اوقات عمومی رنگ میں سوچا کرتا ہوں کہ اگر نبیوں کی پیدائش بھی عام قانون کے ماتحت ہوا کرتی تو شائد برتھ کنٹرول کی اندھی چھری کی وجہ سے بعض نبی بھی اس کا شکار ہو جاتے اور اس صورت میں دنیا کتنے روحانی خزائن سے محروم ہو جاتی! بلکہ ہمیں اتنی دور جانے کی ضرورت نہیں اگر بالفرض بانئ پاکستان یعنی قائدِ اعظم کا قیمتی وجود ہی برتھ کنٹرول کا شکار ہو جاتا تو پاکستان کہاں ہوتا؟ یا اگر امریکہ میں جارج واشنگٹن اور ابراہام لنکن برتھ کنٹرول کی بھینٹ چڑھ جاتے تو بظاہر صورت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا کیا حشر ہوتا؟ سوچو اور غور کرو! ہاں پھر سوچو اور غور کرو!!

(۳۰) شائد اس جگہ کسی شخص کے دل میں یہ شبہ گزرے کہ بے شک برتھ کنٹرول ایک اندھی چھری ہے مگر جس طرح اس کے ذریعہ بعض اعلیٰ قوے رکھنے والی نیک اور اصلاحی روحوں کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے اسی طرح اس کی وجہ سے بعض بری اور فسادی روحوں کے کٹ جانے کا بھی تو امکان ہے اور اس طرح دونوں طرف کے امکان سے یہ معاملہ گویا سمویا جاتا ہے اور کسی خاص خطرے کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ دلیل سراسر کوتہ بینی اور انسانی فطرت کے غلط

ا۔ Pruning ۲۔ Survival of the Fittest
۳۔ Special Decree

مطالعہ پر مبنی ہے۔ کیونکہ اصل اور فطری چیز نیکی ہے جسے **مثبت نوعیت** حاصل ہے اور بدی صرف غیر فطری اور **منفی** قسم کی چیز ہے۔ اس لئے بہرحال نیکی کے پہلو کو ترجیح حاصل رہے گی۔ غالباً کوئی عقلمند انسان ایسا نہیں مل سکتا جو اس خیال پر تسلی پا سکے کہ بے شک دنیا میں اعلیٰ قویٰ کے نیک اور مصلح لوگ نہ پیدا ہوں مگر بہرحال بدوں کی پیدائش کا رستہ بند ہونا چاہیئے۔ روشنی اندھیرے کو دُور کیا کرتی ہے **اندھیرا** روشنی کو دُور نہیں کرتا۔ اسی لئے اسلام نے بدی کے استیصال کی نسبت **نیکی کے قیام** پر زیادہ زور دیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ (سورہ ھود آیت ۱۱۵)

"یعنی نیکیوں کو یہ طاقت حاصل ہے کہ وہ بدیوں کو بہا کرلے جاتی ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے والوں کے لئے یاد رکھنے کے قابل ہے۔"

(۳۱) پھر اگر غور کیا جائے تو برتھ کنٹرول یعنی ضبطِ تولید کے معنی دراصل یہ بنتے ہیں کہ وہ لوگ جو اس وقت دنیا میں پیدا ہو کر زندگی گزار رہے ہیں وہ تو زندگی کے مزے لُوٹیں اور جو نسل ابھی پیدا نہیں ہوئی اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کا گلا گھونٹ دیا جائے۔ یہ تو وہی بات ہوئی جو بعض ریل میں بیٹھنے والے کم ظرف مسافر کیا کرتے ہیں کہ جب وہ آرام سے کسی ڈبہ میں گھُس کر اپنی سیٹوں پر قابض ہو جاتے ہیں تو پھر اندر سے دروازہ بند کرکے باہر سے داخل ہونے والوں کے لئے رستہ سربمہر یعنی سیل[ص] کر دیتے ہیں گویا کہ ریل صرف انہی کے لئے بنی ہے اور بعد میں آنے والے اس کے حقدار نہیں ؛

(۳۲) جیسا کہ قرآن شریف کی سورۃ انعام آیت ۱۵۲ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ضبطِ تولید اور برتھ کنٹرول کے ذریعہ بے اصول لوگوں کے لئے (نہ کہ نعوذ باللہ سب کے لئے) عیّاشی اور بے حیائی کا رستہ بھی کھلتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جنسی آزادی اور بے راہ روی کے رستہ میں سب سے بڑی روک بدنامی کا ڈر ہوا کرتی ہے۔ یعنی اس لغزش میں مبتلا ہونے والوں میں یہ طبعی ڈر اور خوف ہوتا ہے کہ اگر ہمارا راز فاش ہو گیا تو سوسائٹی میں ہماری ناک کٹ جائیگی۔ لیکن برتھ کنٹرول کے ذرائع کے عام ہونے اور اس بارے میں سہولتیں مہیا ہونے کے نتیجہ میں یہ ڈر لازماً جاتا رہتا ہے یا بہت کم ہو جاتا ہے اور گویا بے اصول اور غیر شریف لوگوں کو ایک کھلی رسّی مل جاتی ہے کہ ہم جہاں چاہیں منہ کالا کرتے پھریں پھر بھی ہم محفوظ رہیں گے۔ اور اس صورتِ حال کا نتیجہ ظاہر ہے۔ بعض مغربی ممالک میں زنا اور عیاشی اور بے حیائی اور **ناجائز ولادت** کے پھیلنے کا زیادہ تر یہی سبب بنا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے کمال حکمت سے فرمایا ہے کہ:۔

لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِیَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ

(سورہ انعام آیت ۱۵۲)

"یعنی اپنی اولادوں کو **غربت اور رزق کی تنگی** کی وجہ سے قتل نہ کرو۔ تمہیں اور تمہاری اولادوں کو رزق دینے والے ہم ہیں۔ اور دیکھو اس ذریعہ سے بے حیائی پیدا ہونے کا بھی خطرہ ہے اور تمہیں بے حیائی کے قریب تک نہیں جانا چاہیئے خواہ کوئی بے حیائی ظاہر میں نظر آنے والی ہو یا کہ پوشیدہ ہو۔"

(۳۳) پھر برتھ کنٹرول اور ضبطِ تولید کے **نقصانات** کے متعلق ماہرین کی یہ بھی رائے ہے کہ:۔

"بعض صورتوں میں برتھ کنٹرول کے نتائج خطرناک نکلتے ہیں سکونِ قلب جاتا رہتا ہے نفسیّاتی ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ اعصابی بے چینی رہنے لگتی ہے۔ نیند اُڑ جاتی ہے۔ انسان مراق اور ہسٹیریا کا شکار رہنے لگتا ہے۔ دماغی توازن اُکھڑ جاتا ہے۔ عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں اور مردوں کی قوّتِ مردمی زائل ہو جاتی ہے۔"

("فیملی پلیننگ[ل]" مصنّفہ ڈاکٹر ستیاوتی کے صفحات ۷۰، ۷۷ و ۸۰ کے متفرق نوٹوں میں۔ نیز "پاکستان ٹائمز" مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۵۹ء صہ ۴)

پھر انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں برتھ کنٹرول والے نوٹ کے آخر میں لکھا ہے کہ:۔

"اولاد محض خواہش کے نتیجہ میں نہیں مل جایا کرتی (بلکہ اس کے لئے نیچر میں بعض قوانین اور حد بندیاں مقرر ہیں) کئی خاوند بیوی ایسے دیکھے گئے ہیں جنہوں نے اپنی متاہل زندگی کے شروع میں برتھ کنٹرول پر عمل کیا مگر پھر بعد میں اولاد کی خواہش اور کوشش کے باوجود آخر عمر تک بے اولاد رہے۔ اور **اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھے**۔"

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۴ جلد ۳ زیر آرٹیکل برتھ کنٹرول)

(۳۴) عورتوں میں برتھ کنٹرول کی خواہش زیادہ تر اپنے **حسن و جمال** کو برقرار رکھنے اور اسے ترقی دینے کے خیال سے ہوا کرتی ہے اور یا اس کی تہہ میں **بے فکری اور آزادی** کی زندگی گزارنے کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے اسی لئے **برتھ کنٹرول پر عمل** اور اس کا چرچا زیادہ تر متموّل طبقہ میں پایا جاتا ہے مگر **آڑغربا** کے طبقہ کی لی جاتی ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر ایک طرف پاکستانی عورتوں کو برتھ کنٹرول کے امکانی نقصانات کا احساس پیدا کرایا جائے اور دوسری طرف گھریلو زندگی کی اہم ذمہ داریوں کا جذبہ اجاگر کیا جائے تو پاکستان کی باشعور خواتین سے بعید نہیں کہ وہ چوکس ہو کر اپنے خیالات میں کسی قدر تبدیلی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گی۔ صحت بے شک ایک ضروری چیز ہے اور اگر زندگی کو خطرہ ہو تو برتھ کنٹرول تو کیا ڈاکٹری ہدایت کے ماتحت حمل بھی گرایا جا سکتا ہے لیکن یونہی ظاہری اور عارضی ٹیپ ٹاپ کے خیال کی بناء پر مسلمان عورتوں کے لئے اپنی نسل کو ضائع کرنا ہرگز دانشمندی کا طریق نہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ جو بچہ برتھ کنٹرول کے ذریعہ ضائع کیا جا رہا

ص Seal

ل Family Planning

ہے وہ کس شان کا نکلنے والا ہے؟ یا اگر خدانخواستہ موجودہ اولاد فوت ہوجائے تو کون جانتا ہے کہ اس کے بعد اولاد کا سلسلہ بند ہوجانے کے نتیجہ میں کتنی حسرت کا سامنا کرنا پڑیگا!

(۳۵) پھر ملکوں اور قوموں کے حالات میں اتار چڑھاؤ بھی ہوتا رہتا ہے آج اگر کسی وجہ سے کسی ملک میں آبادی کی کثرت محسوس کی جارہی ہے تو کل کو ایسے حالات پیدا ہوسکتے ہیں کہ اسی ملک میں زیادہ آبادی کی ضرورت محسوس ہونے لگے اور آبادی کی کمی وبالِ جان بن جائے جرمنی میں برتھ کنٹرول کے ذریعہ آبادی کو گرایا گیا۔ مگر بہت جلد ایسے حالات پیدا ہوگئے کہ نازی حکومت کو آبادی بڑھانے کی غرض سے جرمن نوجوانوں کو شادیوں کی تحریک کرنے کے لئے انعام دینے پڑے اور زیادہ بچے پیدا کرنے کی غرض سے جرمن عورتوں کی بھی غیر معمولی ہمت افزائی کی گئی (معیّن حوالہ تلاش کیا جارہا ہے) اسی طرح مارشل پیٹان کا مشہور قول ہے کہ فرانس کو جرمنی کے مقابل پر جنگ میں زیادہ تر اس لئے مغلوب ہونا پڑا کہ فرانس میں نوجوانوں کی تعداد (برتھ کنٹرول کی وجہ سے) بہت گر گئی تھی غالباً ان کے الفاظ یہ تھے کہ ٹُو فیو چلڈرن یعنے فرانس میں بچے ضرورت سے کم نوجوان رہ گئے تھے۔ (معیّن حوالہ تلاش کیا جارہا ہے) بلکہ آج ہی اخباروں میں کینیڈا کی رکن پارلیمنٹ مارگرٹ اٹکن کا بیان چھپا ہے جو اس خاتون نے عوامی چین کے دورے کے بعد دیا ہے۔ اس بیان میں مارگرٹ اٹکن فرماتی ہیں کہ:

"سرخ چین میں ضبطِ تولید کو اچھا نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔ چین میں کمیونسٹوں کے برسراقتدار آنے کے بعد ملک میں خاندانی منصوبہ بندی کے مراکز قائم کئے گئے تھے۔ لیکن اب ان کو بند کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ چین دنیا بھر کے ملکوں میں سب سے زیادہ آباد ملک ہے۔

(نوائے وقت تاریخ ۴ نومبر ۱۹۵۹ء)

بہر حال کئی ملک برتھ کنٹرول کے تجربہ کے بعد پھر اس نظام کو بدلنے کی طرف لوٹتے ہیں چنانچہ قرآن مجید بھی اصولی طور پر اس امکانی خطرہ کے پیش نظر فرماتا ہے کہ:

تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ج

(سورہ آل عمران آیت ۱۴۱)

"یعنی قوموں کے حالات میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے" اس لئے ہوشیار رہو۔

نیز فرماتا ہے:

"وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ج

(سورہ حشر آیت ۱۹)

"یعنی انسان کو چاہیئے کہ جب وہ کوئی کام کرنے لگے تو اس کے تمام امکانی نتائج اور مستقبل کے حالات کو سامنے رکھ کر قدم اٹھائے" تاکہ جلدی میں یا کسی وقتی اثر کے ماتحت کوئی قدم نہ اٹھایا جائے۔

اس سے ظاہر ہے کہ محض کسی وقتی رَو میں بہہ کر کوئی قدم اٹھانا یا دوسروں کی کورانہ تقلید کرنا ہرگز دانشمندی کا طریق نہیں ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ پاکستان کو کبھی جنگ پیش نہیں آئے گی؟ اور پھر فوجیوں میں نسلی اور خاندانی روایات بھی چلتی ہیں اور زیادہ تر فوجیوں کے بچے ہی فوج میں جاتے اور اچھے سپاہی بنتے ہیں۔ فَافْهَمْ وَتَدَبَّرْ۔

(۳۶) اوپر کے چند مختصر سے نوٹوں میں مَیں نے "خاندانی منصوبہ بندی" یا "برتھ کنٹرول" کے متعلق اپنی ابتدائی تحقیق کا خلاصہ درج کیا ہے لیکن چونکہ یہ ایک نہایت اہم مضمون ہے جس سے مسلمانوں اور خصوصاً پاکستان کے مسلمانوں کی آئندہ ترقی یا (خدانہ کرے) تنزل پر بھاری اثر پڑ سکتا ہے (اور ظاہر ہے کہ ایسے امور کا اثر قومی زندگی میں آہستہ آہستہ ہی ظاہر ہوا کرتا ہے) اس لئے میں اپنے ان نوٹوں کو آخری صورت دینے سے قبل انہیں موجودہ ابتدائی حالت میں ہی شائع کر رہا ہوں تاکہ مجھے بھی مزید غور کا موقعہ مل سکے اور جو ہمدردانِ ملک و ملّت اس بارے میں کچھ خیال ظاہر کرنا چاہیں ان کے خیالات کا بھی مجھے علم ہوجائے۔ چونکہ میں نے بچپن سے ہی خالصۃً مذہبی ماحول میں پرورش پائی ہے اس لئے طبعاً میرے ان نوٹوں میں مذہبی نظریات کا عنصر غالب ہے لیکن چونکہ اسلام نے اپنے حکیمانہ نظام میں دوسرے پہلوؤں کو بھی نظر انداز نہیں کیا اس لئے میرے یہ نوٹ کسی قدر ان پہلوؤں کی چاشنی سے بھی خالی نہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس اہم مضمون کو ایسی صورت میں مکمل و مرتب کرنے کی توفیق دے جو پاکستان کے لئے بہترین نتائج کی حامل ہو۔

وما توفیقی الّا باللّٰہ العظیم

خاکسار

خادمِ ملک و ملّت

مرزا بشیر احمد

ربوہ ۵ نومبر ۱۹۵۹ء

Too few Children

تقریب رخصتانہ اور درخواست دعا

۷ نومبر کو راولپنڈی میں مکرم چوہدری نور احمد صاحب سنوری اکاؤنٹنٹ روزنامہ تعمیر راولپنڈی کی کی صاحبزادی منیرہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ گذشتہ سال ۲۹ دسمبر کو ان کا نکاح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے برادرم مکرم علی حسن صاحب آف تاج ابن چوہدری شبیر حسین صاحب سنوری بیت الکریم راولپنڈی کے ساتھ پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ کے موقعہ پر محترم میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ مقامی جماعت کے بزرگان اور مجلس عاملہ کے اراکین اور کئی دوسرے احباب شریک ہوئے۔ محترم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ اگلے روز ۸ نومبر کو مکرم چوہدری شبیر حسین صاحب کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں مقامی جماعت کے افراد اور کئی دوسری معزز شخصیات شریک ہوئیں۔ اس موقعہ پر محترم میاں اللہ بخش صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ راولپنڈی نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان تقریبات کو بابرکت فرمائے اور اس تعلق کو جانبین اور سلسلہ کے لئے مفید کرے۔ آمین

(خاکسار محمد شفیع اشرف۔ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم راولپنڈی کا پچھلے دنوں ہاتھ کا اپریشن ہوا تھا۔ اس کے نتیجے میں بفضلہ تعالیٰ ایک انگلی تو ٹھیک ہو گئی ہے لیکن دوسری انگلی کا زخم مندمل ہونے کی بجائے اور زیادہ خراب ہو گیا ہے۔ اس کے لئے دوبارہ اپریشن ہوگا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دوسرے اپریشن کو کامیاب کرے اور اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

قرارداد تعزیت

مورخہ ۱۱؍۵۹ء بروز ہفتہ مجلس علمی جامعہ احمدیہ نے مندرجہ ذیل تعزیتی قرارداد پاس کی۔

"مجلس علمی جامعہ احمدیہ کا یہ ہنگامی اجلاس مکرم عبدالہادی صاحب ناصر اور مبارک احمد صاحب متعلمان جامعہ احمدیہ کے والد محترم مکرم میاں احمد دین صاحب جمیل کی اچانک افسوسناک وفات پر رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے اور نہایت نیک۔ متقی اور پرہیزگار تھے۔ انہوں نے اپنے چھ بیٹوں کی زندگیاں تبلیغ دین کے لئے وقف کیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس علمی جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

محترمہ کرم بی بی صاحبہ والدہ مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر "بدر" قادیان کی وفات

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے برادر اکبر مکرم مولوی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری مرحوم کی اہلیہ محترمہ کرم بی بی صاحبہ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۵۹ء کو اپنے وطن موضع بقاپور ضلع گوجرانوالہ میں عمر ۷۰ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نے تین فرزند مکرم محمد سعید صاحب نمبردار بقاپور۔ مکرم شیر محمد صاحب۔ اور مکرم محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر ہفت روزہ "بدر" قادیان دینی یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ الفضل مرحومہ کے فرزندان بالخصوص محمد حفیظ صاحب بقاپوری کے ساتھ اور اسی طرح حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور ان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو۔ آمین

بقاپور میں نماز جنازہ میں بہت کم احباب شریک ہو سکے تھے۔ احباب سے نماز جنازہ غائب پڑھنے اور مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار گذشتہ چند یوم سے بیمار ہے جس کے باعث بڑی تکلیف رہتی ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (منیر احمد خوشنویس الفضل ربوہ)

مشہد میں صدر پاکستان کا شاہانہ استقبال (بقیہ صفحہ اول)

کل رجمنٹ نے جو فوجی مشقیں ہوئیں ان میں ایران کی ہوائی فوج نے "دشمن" پر حملہ کرنے کے لئے مشین گنیں اور راکٹ استعمال کئے تھے۔ اس کے بعد پیدل فوج کا زبردست حملہ ہوا تھا جس کی امداد کے لئے ٹینک بھی موجود تھے۔

صدر پاکستان جب شہنشاہ ایران اور ڈاکٹر منوچہر اقبال وزیر اعظم ایران کی معیت میں مشہد پہنچے تو گورنر خراسان مشہد کے میئر اور صوبے کے دوسرے اعلیٰ سول اور فوجی افسروں نے ہوائی اڈے پر ان کا شاہانہ استقبال کیا۔ اس موقع پر گورنر خراسان اور میئر نے اپنی تقریروں میں کہا کہ پاکستان اور ایران کے تعلقات قدیم زمانے سے دوستانہ چلے آ رہے ہیں۔ انہوں نے اس امید کا بھی اظہار کیا کہ انسانی بھلائی اور عالمی امن کی خاطر وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے اشتراک عمل سے کام کرتے رہیں گے۔ انہوں نے صدر پاکستان کی صحت اور پاکستان کی خوشحالی اور مرفہ الحالی کے لئے دعا کی۔

ہوائی اڈے پر ایرانی فوج کے ایک چاق و چوبند دستے نے صدر پاکستان کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اور بینڈ باجے نے پاکستان اور ایران کے قومی ترانوں کی دھنیں بجائیں۔ بعد ازاں صدر پاکستان سے صوبے کے معززین کا تعارف کرایا گیا۔

بعد میں صدر پاکستان نے شہنشاہ اور وزیر اعظم ایران کی معیت میں آستانہ رضوی کی زیارت کی جہاں صدر کو قرآن حکیم کا تحفہ پیش کیا گیا۔ صدر پاکستان نے آستانہ رضوی کے لئے پچاس ہزار ریال (ایرانی سکہ) کا عطیہ دیا۔ یہ عجائب خانہ خیابان پہلوی نامی شاہراہ پر واقع ہے۔ اس سڑک کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ اور اس کی تزئین کے لئے قالین بچھائے گئے تھے بے شمار لوگ دو رویہ کھڑے تھے۔ انہوں نے گلدستے اور جھنڈے اٹھا رکھے تھے۔ اب جب صدر پاکستان کی موٹر ان کے سامنے سے گذرتی تھی تو وہ نعرے بلند کر کے خوش آمدید کہتے تھے۔ مشہد ریڈیو کے اعلان کے مطابق خراسان کی تاریخ میں کسی شخص کا اتنا عظیم الشان استقبال نہیں کیا گیا۔ جتنا مشہد میں صدر پاکستان کا کیا گیا ہے۔ کل شام صدر پاکستان اور شہنشاہ ایران تہران واپس آ گئے۔ صدر نے سفارت پاکستان میں پاکستانی باشندوں سے ملاقات کی۔ آج صبح وہ ایک فوجی پریڈ دیکھیں گے اور بعد ازاں شکار کے لئے شمال ایران روانہ ہو جائیں گے۔

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے جماعتوں کا دورہ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے جماعتوں کے دورہ کے لئے وفد مشتمل مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح وارشاد اور مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ ۱۸ نومبر سے روانہ ہو رہا ہے۔ جماعتوں کو اطلاع بھجوا دی گئی ہے۔ اس دورہ کا مقصد جماعتوں کی اصلاح وتربیت ہے۔ ذیل کے امور کی نگرانی خاص طور پر ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وفد سے تعاون فرمائیں۔

نگرانی اور پڑتال سے متعلق امور:- (۱) اصلاح وارشاد کے پیش نظر حالات کیسے ہیں (۲) مقامی سیکرٹری اصلاح وارشاد مقرر ہے یا نہیں (۳) مقامی مسجد ہے یا نہیں (۴) احباب نماز باجماعت ادا کرتے ہیں یا نہیں (۵) جماعت میں کوئی اختلاف تو نہیں (۶) خلاف اسلام یا خلاف تعلیم احمدیت اعمال تو نہیں پائے جاتے (۷) مخصوص احمدی مسائل پر جماعت کا عمل ہے یا نہیں (۸) مرکز کے ساتھ احباب کا تعلق کیسا ہے (۹) الفضل منگاتے ہیں یا نہیں (۱۰) درس قرآن شریف یا کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حدیث کا انتظام ہے یا نہیں (۱۱) دوسرے احباب سے تعلقات کیسے ہیں وغیرہ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

تلاش گمشدہ انصار اللہ کے اجتماع کے موقعہ پر میری عینک کہیں گر گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملی ہو تو براہ کرم مجھے پہنچا دیں۔ اور پانچ روپے انعام بھی حاصل کریں۔

(محمد ابراہیم ناقر پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ولادت خاکسار کے بھائی چوہدری محمد اکبر صاحب ساہی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴؍۱۱؍۵۹ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام محمد فہیم احمد رکھا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ نیز اسے دینی و دنیوی نعمتوں سے سرفراز فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(رشید احمد ساہی چک نمبر ۳۵۵ ج۔ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور)

اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کا لاہور سٹینڈ بیرون موچی گیٹ سے رائل روڈ لاہور منتقل ہو گیا ہے اُمید ہے احباب حسب سابق کمپنی کے ساتھ تعاون فرمائیں گے:۔
(مینجر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عرصہ سے بیمار ہے اور ابھی تک بیماری میں کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت سے عموماً اور بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے خصوصاً اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
(قاضی مبارک احمد شاہد ربوہ)

۲۔ میرا بھائی محمد افضل کچھ عرصہ سے اپنڈے سائٹس کی تکلیف سے بیمار تھا۔ اب اس کا لاہور میں اپریشن ہو چکا ہے۔ اپریشن کامیاب رہا ہے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
محمد اکرم ولد صوفی محمد عبداللہ صاحب ڈائل میکر دارالرحمت وسطی ربوہ)

۳۔ عزیزم لطف الرحمن ناز کا چھوٹا بھائی بعمر بارہ تیرہ سال آج کل تشویشناک طور پر بیمار ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے
(فیاض محمد، فیاض ٹی سٹال ربوہ)

۴۔ میری چھوٹی بچی تقریباً ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے احباب کرام سے اس کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔
نورالدین خوشنویس ربوہ)

محترم مرزا منور احمد صاحب۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس

چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہاسپٹل فرماتے ہیں
"میں نے طبیہ عجائب گھر کے بعض مرکبات خود استعمال کئے ہیں۔ اور اپنے مریضوں کو استعمال کروائے ہیں۔ انکو بے حد مفید پایا ہے"
طاقت کی اکسیر گولیاں جسم کے تمام اعصاب اور پٹھوں کو بے حد طاقت دیتی ہیں دو ہفتہ کورس چھ روپے ۶/-

ناظم طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

گڑھتی

پیدائش کے بعد بچے کو دینے کی دواء ایک روپیہ ۱/-
بچوں کی چوندٹی } دستوں کو روکنے کی دواء بارہ آنے ۱۲/-

حب اٹھراء (رجسٹرڈ)
اٹھراء کی مشہور دواء۔ پونے چودہ روپے ۱۳/۱۲/-

نرینہ اولاد گولیاں
سو فیصدی مجرب دواء نو روپے ۹/-

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

پیغام نور

تلی اور جگر کا بڑھ جانا۔ بخار۔ ضعف جگر۔ دائمی قبض۔ خرابی خون۔ پھوڑا پھنسی۔ تھم۔ چھائیں۔ درد کمر، جوڑوں کا درد، ریحی درد۔ دل کی دھڑکن کثرت پیشاب کو دور کرکے اعصاب کو طاقت ور بناتا ہے۔ اور قوت بخشتا ہے۔

قیمت:۔ فی ڈبیہ ۴ روپے علاوہ محصولڈاک پیکنگ
فہرست ادویہ مفت طلب کریں

ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ ضلع جھنگ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ ربوہ کے عطریات

سہاگ، حنا، گلاب، چنبیلی، شام شیراز، گل شبو،

ہر جنرل مرچنٹ سے طلب کریں

ہمدرد نسواں

مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج

—کمزور اور لاغر بچوں کا ٹانک—

- مستورات کے جملہ عوارض کا شافی نسخہ
- اسقاط۔ اولاد کا نہ ہونا۔ بچوں کے کم سنی میں فوت ہو جانے کی مجرب دواء۔

قیمت مکمل کورس ۱۹ روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

نور کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی، تندرستی اور قوت کے لئے بے نظیر تحفہ۔ پھپنی۔ ناخنہ۔ خارش۔ پانی بہنا وغیرہ جملہ امراض چشم کا بہترین علاج متعدد جڑی بوٹیوں کے جوہر سے تیار کیا گیا ہے۔

قیمت:۔ فی شیشی ۴/- علاوہ محصولڈاک و پیکنگ

تیار کردہ:۔ خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

قلت خون کیلئے **ومدم** دس روپے ۱۰/-
دمہ کے لئے **روح الشفاء** دس روپے ۱۰/-
اور اولاد نرینہ کیلئے } **راحت جان** دس روپے ۱۰/-
— علاوہ محصولڈاک و پیکنگ —

دواخانہ قیس مینائی اینڈ کمپنی
— وِلسن اسٹریٹ کراچی —

کوثر شارٹ ہینڈ

کوثر شارٹ ہینڈ } دنیائے اختصار نویسی میں اُردو مختصر نویسی کی پہلی منظور شدہ مستند اتالیقی کتاب۔

از ایس یو شیخ کوثر ڈائریکٹر شارٹ ہینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پاکستان لاہور—

پیش لفظ } آنریبل ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین ایم اے ایل ایل ڈی پبلشرز ایس کوثر کمپنی لمیٹڈ دی مال لاہور — واقف زندگی سے آدھی قیمت۔

المشتہر:۔ سیکرٹری ایس سی کالج دی مال روڈ لاہور۔

قیمت:۔ معہ حل کوثر کتاب ۱۰/- روپے — فون نمبر ۵۳۸۲

سن شائن گرائپ واٹر

بچوں کے لئے یہ مشہور نسخہ نہایت ہی مفید ہے۔ اور اس کے باقاعدہ استعمال سے بچے مضبوط اور تندرست رہتے ہیں۔ دانت آسانی سے نکال لیتے ہیں۔ دست مروڑ اور لاغر کرنے والی بیماریوں سے بچے محفوظ رہتے ہیں

تیار کردہ:۔ فضل عمر فارمیسوٹیکلز (شعبہ دوا یات فضل عمر ریسرچ) ربوہ

اوقات ویگن دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

دفتر لاہور، جنرل بکنگ آفس سرگودھا، دفتر اے گروپ سرگودھا، دفتر بی گروپ سرگودھا، جنرل مینجر اے گروپ سرگودھا
ٹیلیفون:۔ ۴۴۴۹، ۲۴۳۸، ۲۴۶۸-۳۱۶۳، ۲۳۹۲، مکان ۲۱۶۳

نمبر سروس	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارھویں
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸/۴۵	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۲½	۵½	۷-۱۵	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۴	۱۵	۱۶	۱۸
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								

برائے چنیوٹ

لاہور سے دو بجے بعد دوپہر سروس چنیوٹ تک ہے

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔

(مینجر)

کیا شکل تبدیل ہو سکتی ہے

سوکھے ہوئے کمزور ہڈیوں اور بے ڈھنگے اعضاء والے چڑچڑے بچے بھی جن کا رنگ زرد، دانت گلے سڑے، آنکھیں دھنسی ہوئی اور گال پچکے ہوئے ہوتے ہیں "بے بی ٹانک" کے استعمال سے صحت مند اور توانا ہو کر گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھتے ہیں کیونکہ "بے بی ٹانک" بچوں کیلئے آب حیات ہے۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ حمیدہ بیگم بعارضہ سوزش جسم بیمار ہے بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔
(مستری نذیر احمد بھٹی ڈی ٹائپ کالونی لائل پور)

مسلمان

کس عظیم الشان کام کیلئے پیدا کئے گئے ہیں

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

کلرک کی ضرورت

کلرک کی ضرورت } فضل عمر ہوسٹل میں ایک اکونٹس کلرک کی ضرورت ہے اُمیدوار کم از کم میٹرک پاس ہونا چاہئے۔ جو دیانتدار اور محنتی ہو۔
درخواستیں پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ محترم جناب پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج کے نام ۱۵ نومبر تک پہنچ جانی چاہئیں
(سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۸۸